بموقع، تحفظ سنت کانفرنس

زیر اہتمام: جمعیت علماء ہند

صحابہ کرامؓ کے بارے میں غیر مقلدین

کا

نقطۂ نظر

از

مولانا محمد ابوبکر غازیپوری

شائع کردہ

جمعیۃ علماء ہند

۱- بہادر شاہ ظفر مارگ نئی دہلی ۲ ۱۱۰۰۰۲ (انڈیا)

صحابۂ کرامؓ کے بارے میں غیر مقلدین

کا

نقطۂ نظر

از

محمد ابوبکر غازیپوری

شائع کردہ

شعبہ نشر و اشاعت جمعیۃ علماء ہند۔ ۱، بہادر شاہ ظفر مارگ نئی دہلی۔ ۲

مہدی حضرت ابو بکر اور حضرت عمر (رضی اللہ عنہما) سے افضل ہوں گے۔

ہمیں نہیں معلوم کہ کسی اہلسنت نے اس دلیل سے حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما پر حضرت امام مہدی کی فضیلت ثابت کی ہے۔

خطبہ جمعہ میں خلفائے راشدین کا نام لینا بدعت ہے

غیر مقلدین کا مذھب یہ ہے کہ خطبہ جمعہ میں التزاماً خلفاء کرام کا نام لینا بدعت ہے۔ نواب وحید الزماں لکھتے ہیں:

ولا یلتزمون ذکر الخلفاء ولا ذکر سلطان الوقت لکونہ بدعۃ غیر ماثورۃ عن النبی واصحابہ . ص ۱۱۰

یعنی اہل حدیث خلفاء اور سلطان وقت کا خطبہ جمعہ میں نام لینے کا التزام نہیں کرتے، اسلئے کہ ایسا کرنا بدعت ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام سے یہ منقول نہیں ہے۔

صحابی کا قول حجت نہیں ہے

غیر مقلدین کے مذھب وعقیدہ میں صحابی کا قول دین وشریعت میں حجت نہیں ہے۔ فتاویٰ نذیریہ میں ہے۔

دوم آنکہ اگر تسلیم کردہ شود کہ سند ایں فتویٰ صحیح ست تاہم ازو احتجاج صحیح نیست زیرا کہ قول صحابی حجت نیست۔ ص ۳۴۰

یعنی دوسری بات یہ ہے کہ اگر حضرت عبداللہ بن عباس اور حضرت عبداللہ بن زبیر کا یہ فتویٰ صحیح بھی ہے تب بھی اس سے

دلیل پکڑنا درست نہیں ہے، اس لئے کہ صحابی کا قول دلیل نہیں ہے۔

اور نواب صدیق حسن نے عرف الجادی میں لکھا ہے۔

حدیث جابر دریں باب قول جابر ست وقول صحابی حجت نیست یعنی حضرت جابر کی یہ بات (کہ لا صلوٰۃ لمن یقرأ والی حدیث تنہا نماز پڑھنے والے کیلئے ہے۔) حضرت جابر کا قول ہے اور صحابی کا قول حجت نہیں ہوتا۔ ص ۳۸

فتاویٰ نذیریہ میں حضرت علیؓ کے بارے میں ارشاد ہوتا ہے:

مگر خوب یاد رکھنا چاہئے کہ حضرت علی کے اس قول سے صحت جمعہ کیلئے مصر کا شرط ہونا ہرگز ثابت نہیں ہو سکتا۔

(فتویٰ نذیریہ ص ۵۹۴ ج۱)

صحابی کا فعل بھی حجت نہیں ہے

غیر مقلدین کے مذہب میں صحابی کا فعل بھی حجت نہیں ہے، التاج المکلل میں نواب صدیق حسن خاں فرماتے ہیں۔

وفعل الصحابی لا یصلح للحجۃ ص ۲۹۲

یعنی صحابی کا فعل اس لائق نہیں ہوتا کہ وہ دلیل شرعی بنے۔

صحابی کی رائے حجت نہیں ہے

غیر مقلدوں کا یہ بھی کہنا ہے کہ صحابہ کرام کی رائے دین میں حجت نہیں ہے۔ عرف الجادی میں ہے کہ:

آرے اگر سخن ہست در قبول رائے ایشاں نہ روایت یعنی اگر گفتگو ہے تو یہ ہے کہ صحابہ کرام کی رائے قبول نہیں نہ کہ ان

فتاویٰ نذیریہ

شیخ الکل حضرت مولانا سید محمد نذیر حسین محدث دہلوی

★

ناشر

اہلحدیث اکادمی کشمیری بازار۔ لاہور

طلب العلم فریضۃ علی کل مسلم ومسلمۃ

حضرت شیخ الکل فی الکل مولانا سید محمد نذیر حسین محدث دہلوی ۱۳۲۰ھ ۱۹۰۰ء

کے

مکتوبہ اور مصدقہ فتاویٰ کا بینظیر مجموعہ

فتاویٰ نذیریہ

مبوب و مترجم

جلد اوّل

ناشر

اہل حدیث اکادمی

کشمیری بازار لاہور

257
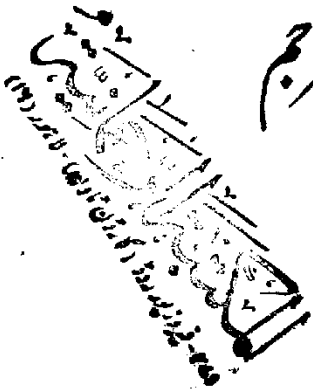
ن ذ ی ۔ ف سلسلہ مطبوعات نمبر ۱۵

طابع .... شیخ محمد اشرف

ناشر .... اہلحدیث اکادمی لاہور

مطبع .... اشرف پریس لاہور

تاریخ اشاعت

طبع اول .... ۱۳۳۳ھ / ۱۹۱۴ء

طبع ثانی .... ۱۳۹۰ھ / ۱۹۷۱ء

قیمت

جلد اول مجلد .... ۱۸ روپے

جلد دوم مجلد .... ۱۵ روپے

جلد سوم مجلد .... ۱۲ روپے

کامل سیٹ ۴۵ روپے
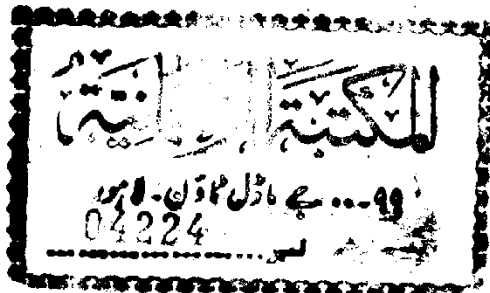
بخاری میں ہے الا تغطوا است فاد لکم الحدیث جب کہ چوتڑ کے کھل جانے سے وضو نہیں ٹوٹتا، تو جانگ کے کھل جانے سے بدرجہ اولیٰ نہیں ٹوٹے گا، فتح الباری میں ہے وکذا من[1] استدل بہ بان ستر العورۃ فی الصلوۃ لیس شرطا لصحتہا بل ھو سنۃ و اللہ اعلم بالصواب۔ حررہ عین الدین عفی عنہ سید محمد نذیر حسین

سوال:۔ چہ فرمایند علمائے دین دریں مسئلہ کہ اگر سگ در چاہ افتاد چہ حکم است۔ بینوا توجروا۔

الجواب:۔ حکم چاہ مذکور آن است، کہ اگر آب آن چاہ از افتادن سگ متغیر نشدہ است، بلکہ بر حال خود است، آن چاہ طاہر است، و اگر بو یا مزہ یا رنگ آن متغیر شدہ است نجس است عن ابی سعید الخدری رض قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الماء طھور لا ینجسہ شئی اخرجہ الثلاثۃ و صححہ احمد کذا فی بلوغ المرام وفیہ ایضا عن ابی امامۃ الباھلی رض قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الماء لا ینجسہ شئی الا ما غلب علی ریحہ و طعمہ و لونہ اخرجہ ابن ماجۃ وضعفہ ابو حاتم و للبیھقی الماء طاھر الا ان تغیر ریحہ او طعمہ او لونہ بنجاسۃ تحدث فیہ انتہی۔ و آنکہ در آخر حدیث ثانی گفتہ وضعفہ ابو حاتم این سخن مقتضی است زیراکہ جزو اول این حدیث یعنی ان الماء لا ینجسہ شئی بطریق دیگر مروی شدہ است و آن صحیح است، چنانکہ بطریق ابو سعید گذشت، و امام احمد تصحیح آن کردہ باقی ماند جزو اخیر یعنے الا ما غلب علی ریحہ او طعمہ او لونہ پس بر عمل آن اجماع است پس بریں تقدیر ہمین اجماع

[1] اس سے یہ استدلال بھی کیا جا سکتا ہے، کہ ستر عورت صحت نماز کے لئے شرط نہیں ہے ۱۲

سوال:۔ اگر کتا کنویں میں گر پڑے، تو اس کا کیا حکم ہے۔ بینوا توجروا۔

الجواب:۔ اگر کتا کنویں میں گر پڑے، اور پانی کا رنگ یا مزہ یا بو تبدیل نہ ہو، تو وہ پانی پاک ہے ورنہ ناپاک، کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے، پانی پاک ہے، اس کو کوئی چیز پلید نہیں کر سکتی، اور پھر یہ بھی فرمایا، کہ پانی کو کوئی چیز ناپاک نہیں کر سکتی، ہاں اگر کوئی چیز ناپاک اس کے رنگ یا مزہ یا بو پر غالب آ کر اس کو بدل دے تو ناپاک ہو جاتا ہے، اس حدیث کو ابو حاتم نے ضعیف کہا ہے، لیکن دوسرے طرق سے اس کی تائید ہو جاتی ہے، اور دوسری حدیث کے آخری حصہ پر امت کا اجماع ہے، یعنی اگر ناپاک چیز پانی میں گر کر اس کے رنگ یا مزہ یا بو کو بدل دے، تو وہ ناپاک ہے، اس حدیث کے پچھلے حصہ پر اجماع ہی اس

دلیل جزو اخیر از دعوی صدر خواہد شد چنانچہ در سبل السلام شرح بلوغ المرام مرقوم است، کہ قال ابن المنذر اجمع العلماء علی ان الماء القلیل والکثیر اذا وقعت فیہ نجاستہ فغیرت لہ طعما او لونا او ریحا فھو نجس فالاجماع ھو الدلیل علی نجاسۃ ما تغیر احد اوصافہ کا ھنہ الزیادۃ انتہی۔ آبے ہر آبے کہ کم از مقدار قلتین است، بمجرد افتادن نجاست نجس خواہد شد خواہ رنگ یا بو یا مزہ آن متغیر شود یا نہ چنانچہ در بلوغ المرام است عن عبد اللہ بن عمر رض قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کان الماء قلتین لم یحمل الخبث وفی روایۃ لم ینجس اخرجہ الاربعۃ وصححہ ابن خزیمۃ وابن حبان۔

این تحقیق از روئے حدیث بود، باقی ماند حکم چاہ مذکور از روئے فقہ حنفیہ، پس آن این است کہ برآوردہ خواہد شد جمیع آب آن چنانچہ در ہدایہ است وان ماتت فیہ شاۃ او آدمی او کلب ینزح جمیع ما فیہا من الماء لان ابن عباس رض وابن الزبیر رض افتیا بنزح الماء کلہ حین مات زنجی فی بئر زمزم۔ لیکن این حکم قابل تسلیم نیست، زیرا کہ این حکم بر بنائے فتوے ابن عباس رض وابن الزبیر رض است، واین فتوی مخدوش است بچند وجوہ۔

اول آنکہ سند این فتوے ضعیف است، چنانچہ در درایہ تخریج ہدایہ مرقوم است قولہ وروی عن ابن عباس رض وابن الزبیر رض انہما افتیا بنزح ماء البیر کلھا حین مات زنجی فی بئر زمزم رواہ الدار قطنی من طریق ابن سیرین ان زنجیا وقع فی بیر

کے پہلے حصہ کی بھی توثیق کر دیتا ہے، چنانچہ سبل السلام شرح بلوغ المرام میں اس کو تفصیلاً ذکر کیا ہے، اور اگر پانی دو قلہ (قریبا پانچ مشکے) سے کم ہو، تو وہ نجاست کے گرنے سے ناپاک ہو جائے گا، خواہ اس کا رنگ یا بو یا مزہ بدلے یا نہ بدلے، چنانچہ بلوغ المرام میں حدیث ہے، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب پانی دو قلہ ہو تو وہ ناپاک نہیں ہوتا، یہ تحقیق تو از روئے حدیث ہے،

فقہ حنفی کی رو سے اس کنویں کا تمام پانی نکالا جائے گا، چنانچہ ہدایہ میں ہے، اگر کنویں میں بکری یا آدمی یا کتا گر کر مر جائے، تو اس کا تمام پانی نکالا جائے گا، کیونکہ ابن عباس اور ابن زبیر نے یہی فتوی دیا تھا، جب کہ زمزم کے کنویں میں ایک حبشی گر کر مر گیا، لیکن یہ حکم کئی لحاظ سے قابل تسلیم نہیں ہے۔

اولاً اس لئے کہ اس کی بنیاد ابن عباس رض اور ابن زبیر رض کے فتوے پر ہے، اور وہ فتوی کئی لحاظ سے مخدوش ہے اولاً اس لئے کہ اس کی سند ضعیف ہے، چنانچہ درایہ تخریج ہدایہ میں لکھا ہے، کہ حبشی والی حدیث کی

زمزم فامر بہ ابن عباس رض فاخرجہ ام قال البیہقی ابن سیرین عن ابن عباس رض منقطع بعد ازیں برائے این اثر چند طرق ذکر کردہ ہمہ را ضعیف گفتہ۔

دوم آنکہ اگر تسلیم کردہ شود کہ سند این فتوے صحیح است، تاہم ازو احتجاج صحیح نیست زیراکہ قول صحابی حجت نیست، چنانچہ در مجمع البحار کہ از تصنیف محمد طاہر پٹنی حنفی است، مرقوم است، والموقوف ماروی عن الصحابی من قول او فعل متصلا ومنقطعا وھو لیس بحجۃ۔

سوم آنکہ اگر این ہم تسلیم کردہ شود کہ قول صحابی حجت است تاہم احتجاج ازین فتوی صحیح نیست زیراکہ نافی این فتوے حدیث مرفوع صحیح است، چنانکہ گذشت، وہر قول صحابی کہ خلاف حدیث مرفوع باشد قابل احتجاج نمی شود، واین نزد حنفیہ ہم مسلم است، چنانچہ در فتح القدیر شرح ہدایہ است قول الصحابی حجۃ فیجب تقلیدہ عندنا مالم ینفہ شئ اخرمن السنۃ (فتح القدیر۔ کتاب الصلوۃ۔ باب صلوۃ الجمعۃ۔ تحت قولہ اذا خرج الامام یوم الجمعۃ)

حاصل آنکہ فتوی ابن عباس رض وابن الزبیر رض ہرگز قابل احتجاج نیست بوجوہ مذکورہ بالا پس آن حکم کہ از ہدایہ نقل شدہ ہم قابل تسلیم نخواہد شد، وعجب است ازین حضرات احناف کہ اینجا برآب این چاہ حکم نجاست کنند، وجائے دیگر برچنین آب حکم طہارت کنند کہ از آب این چاہ بدرجہا پلید است، چنانچہ گویند کہ اگر بر سطح مکان گندگی باشد، وبرآن بارش شود پس میزاب جاری شود اگر آن نجاست نزد میزاب باشد وہمہ آب یا اکثر آن یا نصف آن ملاقی نجاست شود پس آن نجس

سند منقطع ہے" کیونکہ ابن سیرین کی ابن عباس رض سے ملاقات نہیں ہوئی، اور اس کے چند ایک طرق بھی ہیں، جو کہ سب کے سب ضعیف ہیں

ثانیا اگر اس کی صحت تسلیم کر بھی لی جائے تو اس سے حجت نہیں لی جاسکتی کیونکہ صحابی کا قول ہے، اور وہ احناف کے نزدیک بھی حجت نہیں ہے، چنانچہ محمد طاہر پٹنی حنفی نے مجمع البحار میں اس کی تصریح کی ہے۔

ثالثا اگر صحابی کے قول کو حجت تسلیم کر بھی لیا جائے، تو حدیث صحیح مرفوع کا معارض نہیں ہوسکتا، چنانچہ فتح القدیر کتاب الصلوۃ میں خود علمائے احناف نے اس کو تسلیم کیا ہے۔

حاصل کلام یہ کہ ابن عباس رض کا فتوی وجوہ مذکورہ بالا کی بنا پر قابل قبول نہیں ہے، اور اسی بنا پر ہدایہ کا بھی فیصلہ قبول نہیں، بڑے تعجب کی بات ہے، کہ احناف اس کنویں کے پانی کو تو ناپاک کہتے ہیں، اور اس پانی کو جو

است در نہ طاہر است، و اگر نجاست بر سطح مکان در مواضع متفرقہ باشد و بر سر میزاب نہ باشد آن آب نجس نخواہد شد، چنانچہ در عالمگیری مرقوم است ولو کان علی السطح عذرۃ فوقع علیہ المطر فسال المیزاب ان کانت النجاسۃ عند المیزاب وکان الماء کلہ یلاقی العذرۃ او اکثرہ او نصفہ فھو نجس والا فھو طاھر وان کانت العذرۃ علی السطح فی مواضع متفرقۃ ولم یکن علی راس المیزاب لا یکون نجسا وحکمہ حکم الماء الجاری کذا فی السراج الوھاج (عالمگیری جلد اول کتاب الطہارۃ باب ثالث فصل اول) واللہ تعالی اعلم بالصواب۔ الراقم ابو محمد عبد الحق اعظم گڈھی عفی عنہ

سید محمد نذیر حسین

ہو الموفق حافظ ابن حجر در درایہ صفحہ ۳۰ گفتہ وروی البیہقی من طریق ابن عیینۃ قال انا بمکۃ منذ سبعین سنۃ لم ار صغیرا ولا کبیرا یعرف حدیث الزنجی ولا سمعت احدا یقول نزحت زمزم وقال الشافعی ان ثبت ھذا عن ابن عباس فلعل نجاسۃ ظھرت علی وجہ الماء او نزحت للتنظیف یعنی بیہقی از طریق ابن عیینہ روایت کرد کہ من در مکہ ہفتاد سال بودم کسے را از صغیر و کبیر ندیدم کہ حدیث زنجی را بشناسد ونہ از کسے شنیدم کہ چاہ زمزم نزح کردہ شد، و شافعی گفت کہ این روایت از ابن عباس اگر ثابت شود پس شاید نجاست بروئے آب ظاہر شدہ باشد یا نزح برائے تنظیف باشد پس از قول ابن عیینہ و امام شافعی ہم مخدوش شدن استدلال بہ فتوی ابن عباس ظاہر است واللہ تعالے اعلم وعلمہ اتم۔ کتبہ محمد عبد الرحمن المبارکفوری عفا اللہ عنہ۔

اس سے سینکڑوں حصہ کم ہے، اور گندگی اس سے زیادہ ہے، اس کو پاک کہہ لیتے ہیں، فتاوی عالمگیری میں ہے اگر بارش کے وقت مکان کے پرنالے میں گندگی (پاخانہ وغیرہ) پڑی ہو اور بارش کا پانی اس کے ساتھ لگ کر بہہ رہا ہو، تو اگر آدھے سے زیادہ یا آدھا پانی لگ کر گذرے، تو ناپاک ہے، اور اگر آدھے سے کم لگ کر گذرے تو پاک ہے، اور اگر مکان کی چھت پر متفرق طور پر گندگی پڑی ہو اور بارش کا پانی اس پر برس کر پرنالے سے گرے، تو وہ پانی پاک ہے، سبحان اللہ کیا تحقیق ہے، اس کی وجہ یہ بتائی گئی ہے کہ یہ پانی جاری ہے، واللہ اعلم ۱۲

حافظ ابن حجر نے درایہ صفحہ ۳۰ میں لکھا ہے کہ بیہقی نے ابن عیینہ سے نقل کیا ہے، کہ میں مکہ میں ستر سال رہا، میں نے کسی چھوٹے یا بڑے سے حبشی والی حدیث نہیں، اور نہ ہی زمزم کے پانی نکالنے کا قصہ کسی سے سنا، امام شافعی کہتے ہیں، کہ اگر بالفرض یہ واقعہ صحیح بھی ہو تو ہو سکتا ہے، کہ زمزم کا پانی متغیر ہو گیا ہو، واللہ اعلم